International Research Jounral of Islamic Culture & Communication

IRJICC

ISSN:3007-4630 (P),3006-8304(E)

مسیحیت اور اسلام میں مشترک عملیات: ایک تقابلی مطالعہ

COMMON AMALIYĀT IN CHRISTIANITY AND ISLAM: A COMPARATIVE STUDY

1. ***Mudassar Ishaq***
mudassar.ishaq@ucp.edu.pk
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies & Arabic The University of Lahore.

2. ***Dr.Abdul Rashid Qadri***
drirrc2010@gmail.com
Associate Professor in the department of Islamic studies, The University of Lahore, Lahore.

Vol. 04, Issue, 01, Jan-March 2026, PP:56-84

OPEN ACCES at: www.irjicc.com

Article History	Received	Accepted	Published
	15-01-26	03-02-26	30-03-26

Abstract

This study explores the concept of ʿAmaliyāt in Christianity and Islam, focusing on their shared elements and underlying spiritual objectives. Both religions, as major Abrahamic faiths, emphasize practical expressions of faith through structured acts of worship, moral conduct, and spiritual discipline. The research aims to identify and analyze common practices such as prayer, fasting, charity, remembrance of God, and ethical living, highlighting their role in shaping individual character and collective religious identity.Adopting a comparative and analytical methodology, the study examines primary religious texts alongside scholarly interpretations to understand how these practices are conceptualized and implemented within each tradition. Despite theological differences, the findings reveal a significant degree of similarity in the purpose and function of these practices, particularly in fostering spiritual purification, self-discipline, and a closer relationship with the Divine.Furthermore, the research highlights that these shared ʿAmaliyāt serve as a bridge for interfaith understanding and dialogue, promoting mutual respect and coexistence among followers of both religions. At the same time, the study emphasizes the importance of recognizing doctrinal distinctions to maintain academic balance and

CC BY

theological clarity.In conclusion, the comparative study of religious practices in Christianity and Islam demonstrates that while the forms and frameworks may differ, their core objectives reflect a common spiritual ethos centered on devotion, morality, and the pursuit of divine pleasure.

KeyWords: *Amaliyāt,Christianity ,Islam ,Comparative Study ,Spiritual Practices ,Abrahamic Religions.*

موضوع کا تعارف:

مذاہبِ عالم میں روحانیت اور عملی عبادات کو مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے، کیونکہ یہی اعمال انسان کی باطنی اصلاح، روحانی سکون اور خدا سے تعلق کو مضبوط بنانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ خصوصاً اسلام اور مسیحیت، جو کہ ابراہیمی مذاہب میں شمار ہوتے ہیں، اپنے ماننے والوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت کے لیے متعدد عملی طریقوں (Amaliyāt) پر زور دیتے ہیں۔ ان اعمال کا بنیادی مقصد انسان کو گناہوں سے پاک کرنا، قلبی طہارت پیدا کرنا اور خالقِ کائنات کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کرنا ہے۔

مسیحیت اور اسلام میں کئی روحانی عملیات مشترک نوعیت رکھتے ہیں، جو اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ دونوں مذاہب انسان کی روحانی صحت، قلبی سکون اور خدائی قربت کو بنیادی اہمیت دیتے ہیں۔ ان مشترک اعمال میں دعا (Prayer/Salah)، روزہ (Fasting)، صدقہ و خیرات (Charity/Almsgiving)، اور شفا بخش دعاؤں (Healing Prayers) کا استعمال نمایاں ہے۔ یہ اعمال نہ صرف انفرادی سطح پر روحانی ترقی کا ذریعہ بنتے ہیں بلکہ اجتماعی سطح پر بھی اخلاقی اقدار اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔

مزید برآں، دونوں مذاہب میں روحانی بیماریوں، منفی اثرات اور غیر مرئی طاقتوں (جیسے جنات یا شیطانی اثرات) سے تحفظ کے لیے مخصوص اذکار اور دعاؤں کا تصور بھی پایا جاتا ہے۔ اسلام میں اس مقصد کے لیے رقیہ شرعیہ کا تصور موجود ہے، جبکہ مسیحیت میں Exorcism (بدروحوں کے اخراج) کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مسیحیت میں مقدس پانی یا تیل کا استعمال اور اسلام میں آبِ زمزم یا مسنون دم روحانی علاج کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، جو دونوں مذاہب میں روحانی شفا کے تصور کو ظاہر کرتے ہیں۔

اگرچہ ان عملیات میں ظاہری اور طریقہ کار کے لحاظ سے کچھ اختلافات پائے جاتے ہیں، تاہم ان کا بنیادی مقصد ایک ہی ہے، یعنی انسان کو روحانی پاکیزگی، ذہنی سکون اور اللہ تعالیٰ (یا خدا) کے قرب سے ہمکنار کرنا۔ اسی تناظر میں یہ مقالہ مسیحیت اور اسلام میں پائے جانے والے مشترک عملیات کا تقابلی و تحقیقی جائزہ پیش کرتا ہے، تاکہ ان کے درمیان موجود ہم آہنگی، مماثلت اور امتیازات کو علمی انداز میں واضح کیا جاسکے۔

اسلام میں نماز صلاۃ کا تصور

اسلام میں نماز محض عبادت کا ایک رکن نہیں بلکہ مکمل دینی، اخلاقی اور روحانی نظام کی بنیاد ہے۔ یہ عمل بندے کو دن میں پانچ مرتبہ اپنے خالق کے حضور جھکنے، اس سے تعلق قائم کرنے، اور دنیاوی مشغولیات سے منقطع ہو کر روحانی مرکزیت کی طرف متوجہ ہونے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

نماز کی فرضیت قرآن مجید میں ان الفاظ سے بیان ہوئی:

﴿إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ ٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ وَلَذِكْرُ ٱللَّهِ أَكْبَرُ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ﴾ (سورۃ العنکبوت، 29:45)

"بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، اور یقیناً اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ كِتَـٰبًا مَّوْقُوتًا﴾

"یقیناً نماز مومنوں پر وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔ "(سورۃ النساء، 4:103)

نبی کریم ﷺ نے نماز کی اہمیت یوں بیان فرمائی:

"الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ، مَنْ أَقَامَهَا فَقَدْ أَقَامَ الدِّينَ، وَمَنْ هَدَمَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّينَ" (شعب الایمان، بیہقی، حدیث 3732)

"نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے قائم کیا، اس نے دین کو قائم رکھا، اور جس نے اسے گرایا، اس نے دین کو گرایا۔"

ایک اور حدیث میں فرمایا:

"وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ" (سنن النسائی، حدیث 3939)

"میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔"

امام غزالیؒ نے "احیاء علوم الدین" میں لکھا کہ:

"الصلاةُ مفتاحُ القربِ، ومعدنُ الأنسِ، وهي نورُ القلبِ، وسرُّ النجاةِ". (الغزالی، احیاء علوم الدین، ج۱)

"نماز قربِ الٰہی کی کنجی، انس کی جگہ، دل کا نور اور نجات کا راز ہے۔"

اسلامی نماز کی خاصیت یہ ہے کہ یہ انسان کے جسم، زبان اور دل تینوں کو ہم آہنگ کرتی ہے، اور یہ تمام افعال اللہ کے قرب اور عبودیت کے اظہار کا ذریعہ بنتے ہیں۔

مسیحیت میں دعا Prayer کا تصور

مسیحیت میں دعا ایک روحانی و قلبی رابطہ ہے جس کے ذریعے مومن براہ راست خدا سے گفتگو کرتا ہے۔ دعا کو عیسیٰ مسیح کی تعلیمات میں خاص اہمیت حاصل ہے اور یہ مسیحی عبادات کا مرکزی جزو سمجھی جاتی ہے۔ بائبل مقدس کے مطابق، حضرت عیسیٰؑ نے اپنے ماننے والوں کو دعا سکھائی، جسے "ربانی دعا The Lord's Prayer " کہا جاتا ہے:

"Our Father in heaven, hallowed be your name. Your kingdom come, your will be done, on earth as it is in heaven..." (Matthew 6:9–13, ESV)

اس دعا میں خدا کی تمجید، اطاعت، روزی، مغفرت، آزمائش سے بچاؤ اور شیطان سے پناہ کی طلب شامل ہے، جو مسیحی روحانیت کی جامع علامت بن چکی ہے۔

کیتھولک چرچ میں Rosary ایک باضابطہ طریقۂ دعا ہے، جس میں حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے اہم واقعات پر غور و فکر کے ساتھ مخصوص دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ پروٹسٹنٹ روایت میں دعا کو زیادہ انفرادی اور خود انگیختہ spontaneous انداز میں ادا کیا جاتا ہے۔ جان کیلون کے مطابق:

"Prayer is the chief exercise of faith."

Calvin, Institutes of the Christian Religion, trans. Beveridge, 2008

اسی طرح آؤگسٹین دعا کو "روح کی تمنا جو خدا کی طرف بلند ہو" قرار دیتے ہیں:

"Prayer is the raising of one's mind and heart to God." Augustine, Confessions, trans. Chadwick, 2008

مسیحی دعا میں جسمانی حرکات کی پابندی کم ہے، مگر دل کی کیفیت اور خدا پر کامل بھروسا مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ مسیحیت میں دعا بندے کا خدا سے ذاتی رابطہ، مغفرت کی طلب اور محبت کی علامت سمجھی جاتی ہے۔

اسلام میں انفرادی دعا اور مراقبہ

اسلام میں انفرادی دعا الدعاء الفردی اور ذکر و مراقبہ الذکر والتفکر ایک گہرا روحانی عمل ہے، جو بندے کو خدا کے ساتھ براہ راست تعلق قائم کرنے، قلبی سکون حاصل کرنے، اور روحانی ارتقا کی جانب بڑھنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اجتماعی نماز کے علاوہ، انفرادی دعا و مناجات اور خلوت نشینی کو سنتِ انبیاء اور اولیاء کا طریقہ مانا گیا ہے۔

قرآن مجید میں انفرادی دعا کو بار بار ابھارا گیا ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾

"اور تمہارے رب نے فرمایا: مجھ سے دعا مانگو، میں قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں، وہ ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے۔" سورۃ غافر، 40:60

دوسری جگہ فرمایا:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ" "الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾

"بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں؛ وہ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے، بیٹھے اور لیٹے، اور آسمانوں و زمین کی تخلیق میں غور کرتے ہیں"... سورۃ آل عمران، 3:190–191

نبی کریم ﷺ کی سیرت میں غارِ حرا کی خلوت نشینی مشہور ہے، جہاں آپؐ وحی سے قبل طویل مراقبہ اور تفکر میں مشغول رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ"

"دعا ہی عبادت ہے۔" سنن الترمذی، حدیث 2969

انفرادی دعا کی سب سے خوبصورت صورتیں تہجد، ذکرِ خفی، اور سجدۂ تنہائی میں ظاہر ہوتی ہیں۔ امام ابن القیمؒ فرماتے ہیں:

"لا يُمكِنُ للعبدِ أن يَتقرَّبَ إلى اللهِ بشيءٍ أحبَّ إليهِ مِن الدعاءِ الخالصِ في الخَلَواتِ".

"بندہ کسی عمل سے اللہ کے قریب نہیں ہو سکتا جو خالص دعا اور خلوت میں مانگی گئی التجا سے زیادہ محبوب ہو۔"

ابن القیم، الداء والدواء

اسلام میں انفرادی دعا ظاہری الفاظ سے زیادہ باطنی خلوص اور توجہ پر مبنی ہے، اور اسی کو عرفانِ ربانی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

مسیحیت میں انفرادی دعا اور مراقبہ

مسیحیت میں انفرادی دعا private prayer اور مراقبہ contemplation مسیحی روحانیت کا جوہر سمجھے جاتے ہیں۔ فرد کا خدا کے ساتھ خاموش، ذاتی، اور قلبی تعلق "اندرونی عبادت inner devotion " کی بلند ترین شکل ہے، جسے monasticروایت، عیسیٰ مسیح کی تعلیمات، اور چرچ فادرز نے انتہائی اہمیت دی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں انفرادی دعا کی مثالیں بہت ملتی ہیں:

"وہ صبح سویرے اندھیرے میں اٹھ کر باہر چلا گیا اور ایک ویران جگہ جا کر دعا کرنے لگا" مرقس، 1:35

اور فرمایا:

"جب تم دعا کرو تو خلوت میں اپنے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر لو اور اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہے، دعا کرو" متی، 6:6

مسیحی دعا صرف حاجت کی طلب نہیں، بلکہ خدا کے ساتھ ہمکلامی، شکر گزاری، اعترافِ گناہ، اور محبت کا اظہار یہ ہے۔

Saint Teresa of Avilaکے مطابق:

"Contemplative prayer is nothing else than a close sharing between friends; it means taking time frequently to be alone with Him who we know loves us."

Teresa of Avila, The Interior Castle, 1577

Ignatius of Loyolaنے روحانی مشقوں Spiritual Exercises کے ذریعے اندرونی دعا کو ایک باقاعدہ تربیت میں ڈھالا۔ مراقبہ مسیحی روایت میں اکثر انجیل کے واقعات پر غور، حضرت مسیح کی ذات پر ارتکاز، اور اندرونی "خاموشی" کے ذریعے روحانی پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

اسلام میں روزہ صوم کا تصور

اسلام میں روزہ صوم صرف بھوک و پیاس سے پرہیز کا نام نہیں، بلکہ ایک جامع روحانی، اخلاقی، اور نفسیاتی تربیت ہے، جو تقویٰ، صبر، ضبطِ نفس اور بندگی کے اعلیٰ مقاصد پر مبنی ہے۔ رمضان المبارک کے روزے فرض کیے گئے ہیں، جبکہ نفلی روزوں کی متعدد اقسام بھی سنت و ترغیب میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔" سورۃ البقرۃ، 2:183

یہ آیت روزے کی فرضیت کے ساتھ ساتھ اس کے حکمتِ بالغہ یعنی "تقویٰ" کو بھی واضح کرتی ہے۔

احادیث نبوی ﷺ:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مَن صَامَ رَمَضَانَ إيمانًا واحتِسابًا، غُفِرَ لَهُ ما تَقدَّمَ مِن ذَنبِهِ"

"جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے۔" صحیح البخاری، حدیث 38

روزہ دل و دماغ کی تطہیر، نفس کی مجاہدہ، اور روح کی صفائی کا ذریعہ ہے۔ امام غزالیؒ کے مطابق:

"الصيامُ رُبُعُ الإيمانِ، ومِفتاحُ الطريقِ إلى اللهِ تعالى"

"روزہ ایمان کا چوتھائی حصہ ہے، اور اللہ کی طرف جانے والے راستے کی کنجی ہے۔" احیاء علوم الدین، جلد 1

اسلامی فقہ میں روزے کے ظاہری اور باطنی دونوں پہلو معتبر ہیں: صرف کھانے پینے سے رک جانا کافی نہیں، بلکہ جھوٹ، غیبت، شہوت، اور بے مقصد باتوں سے بھی پرہیز مطلوب ہے ابن رجب، لطائف المعارف۔

مسیحیت میں روزہ Fasting کا تصور

مسیحیت میں روزہ ایک قدیم روحانی عمل ہے جو خُدا کے حضور توبہ، انکساری، اور دعا کی تاثیر کو بڑھانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اگرچہ روزہ کی فرضیت اسلام جیسی واضح نہیں، مگر بائبل میں روزے کو انبیاء، یسوع مسیحؑ، اور شاگردوں کی سنت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود چالیس دن تک روزہ رکھا: تب یسوع روح کے وسیلہ سے بیابان میں لے جائے گئے... اور جب اُس نے چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کیا تو آخر کو بھوکے ہوئے" متی، 1:4–2

"اور جب تم روزہ رکھو، تو ریاکاروں کی طرح اداس صورت نہ بناؤ... بلکہ جب تو روزہ رکھے، تو اپنے سر پر تیل ڈال اور منہ دھو، تاکہ تیرے روزے کا لوگوں کو نہیں بلکہ تیرے باپ کو جو پوشیدگی میں ہے، معلوم ہو" متی، 6:16–18

روزہ مسیحی روایت میں ایک داخلی توبہ اور روحانی تزکیہ کا ذریعہ ہے، جس کا مقصد خُدا کی قربت ہے، نہ کہ محض جسمانی مشقت۔

ابتدائی کلیسا میں Lent چالیس روزہ عبادت کو ایک خاص روحانی موسم کے طور پر منایا جاتا ہے، جس میں روزہ، دعا، اور خیرات کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ کیتھولک اور آرتھوڈوکس چرچز آج بھی روزے کے مخصوص ایام رکھتے ہیں۔

St. Basil the Great لکھتے ہیں:

"Fasting is the beginning of repentance, the beauty of the soul, the discipline of the body, and the strength of the mind." Basil, Homily on Fasting, 4th c.

روزہ، مسیحی روحانیت میں، بدن کی خواہشات کو قابو میں لانے اور خُدا کے ساتھ گہرے تعلق کو زندہ کرنے کی ایک مشق ہے۔

اسلام میں زکوٰۃ اور عشر کا تصور

اسلام میں زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے جو فقہ اسلامی کا بنیادی رکن ہے۔ یہ نہ صرف مالی تطہیر purification of wealth ہے بلکہ سماجی عدل، فقر کے خاتمے، اور اُمت کے اجتماعی فلاح کا ذریعہ بھی ہے۔ عشر زرعی پیداوار پر مخصوص شرح

کے ساتھ نافذ ہوتا ہے اور شریعت کی طرف سے الگ عبادتی فریضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا﴾

"ان کے مالوں میں سے صدقہ لے، جس سے تو ان کو پاک کرے اور ان کا تزکیہ کرے۔" سورۃ التوبۃ، 9:103

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ما نَقَصَ مالٌ مِن صدقةٍ"

"صدقہ دینے سے مال کبھی کم نہیں ہوتا۔" صحیح مسلم، حدیث 2588

عشر، زرعی پیداوار پر ادا کیا جاتا ہے۔ اگر کھیتی بارش یا قدرتی ذرائع سے سیراب ہو تو دس فیصد 1/10، اور اگر مصنوعی ذرائع سے ہو تو پانچ فیصد 1/20 دینا فرض ہے۔

زکوٰۃ و عشر کا مقصد صرف مال کی تقسیم نہیں بلکہ معاشرتی توازن، روحانی طہارت، اور بندگی کا اظہار ہے۔ امام ابو یوسفؒ اور امام شافعیؒ کے مطابق بیت المال کا نظام زکوٰۃ کی باقاعدہ تنظیمی شکل ہے ابو یوسف، کتاب الخراج، ص 36۔

مسیحیت میں چرچ ٹیکس اور دہم Tithe کا تصور

مسیحیت میں مالی عبادت کا تصور "دہم" یا "ٹائتھ Tithe" کی صورت میں پایا جاتا ہے، جو پرانے عہد نامے Old Testament میں عبادتی اور خاندانی فریضے کے طور پر پیش کیا گیا۔ بعد ازاں، یورپ میں چرچ ٹیکس Church Tax کو ریاستی قانون کے تحت نافذ کیا گیا، خاص طور پر جرمنی، آسٹریا اور اسکینڈینیوین ممالک میں۔

حضرت موسیٰؑ کے شریعتی نظام میں حکم ہے:

"تم اپنی زمین کی تمام پیداوار کا دسواں حصہ ہر سال ضرور دینا" استثنا، 14:22

یہ دہ یکی tithe لاوی قبیلے Levitical priesthood اور معبد کی خدمت کے لیے مختص تھی۔

عیسیٰ علیہ السلام نے دہم پر توجہ دلائی، مگر اس کے ساتھ عدل، رحم اور ایمان کو فوقیت دی:

"تم دہ یکی تو دیتے ہو... لیکن عدل، رحم اور ایمان کی باتوں کو چھوڑ دیا ہے۔ یہی ضرور تھا کہ ان کو کرتے اور ان کو بھی نہ چھوڑتے" (متی، 23:23)

چرچ ٹیکس:

قرونِ وسطیٰ میں یورپ میں چرچ نے "ٹائتھ" کو ریاستی قانون کے تحت ٹیکس کی صورت میں وصول کیا۔ آج بھی جرمنی، آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ میں سرکاری سطح پر چرچ ٹیکس نافذ ہے۔ مثلاً، جرمنی میں:

"Members of registered churches pay 8–9% of their income tax as Church Tax." Kersting, Religion and Taxation in Germany, 2007

یہ ٹیکس چرچ کی تنخواہوں، مذہبی تعلیم، اور فلاحی اداروں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مسیحی مفکر Thomas Aquinas کے مطابق:

"It is a duty of natural law that man should devote a part of his substance to the divine worship." Aquinas, Summa Theologica, II-II, Q. 87

اسلام میں قرآنِ مجید کی تلاوت و مطالعہ کا تصور

اسلام میں قرآن کریم کی تلاوت و تدبر ایک روحانی فریضہ، عبادت، ذریعۂ ہدایت اور رشد و ہدایت کا مستقل سرچشمہ ہے۔ قرآن کو "کتابِ مبین"، "ھدیٰ"، "نور"، "شفاء"، اور "ذکر" جیسے القابات سے یاد کیا گیا ہے، جو اس کی ہمہ گیر اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ يَهْدِى لِلَّتِى هِىَ أَقْوَمُ﴾

"یقیناً یہ قرآن اُس راستے کی ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھا ہے۔" سورۃ الاِسراء، 17:9

اور:

﴿كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ إِلَيْكَ مُبَٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوٓا۟ ءَايَٰتِهِۦ وَلِيَتَذَكَّرَ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ﴾

"یہ ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ پر نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور کریں اور عقل والے نصیحت حاصل کریں۔" سورۃ ص، 38:29

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"خيرُكم مَن تعلَّمَ القرآنَ وعلَّمَهُ"

"تم میں بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔" صحیح البخاری، حدیث 5027

"اقْرَؤوا القرآنَ، فإنَّه يأتي يومَ القيامةِ شفيعًا لأصحابِهِ"

"قرآن پڑھا کرو، کیونکہ قیامت کے دن وہ اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔" صحیح مسلم، حدیث 804

اسلام میں قرآن کی تلاوت محض زبانی عمل نہیں بلکہ دل سے اس پر غور، تدبر، اور اس کی روشنی میں زندگی گزارنا مطلوب ہے۔ امام الغزالیؒ نے فرمایا:

"تلاوة القرآن ثلاث درجات: تحسين التلاوة، وتفهم المعنى، وتفاعل القلب"

"قرآن کی تلاوت کے تین درجے ہیں: تلفظ کی خوبصورتی، مفہوم کی تفہیم، اور قلبی تاثیر۔" احیاء علوم الدین، جلد 1

قرآن کی تلاوت باعثِ سکینت، مغفرت اور رحمت ہے، اور یہ خود قرآن کی گواہی ہے:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾

"ہم قرآن میں وہ کچھ نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔" سورۃ الاِسراء، 17:82

مسیحیت میں بائبل کی تلاوت و مطالعہ کا تصور

مسیحیت میں مقدس بائبل Holy Bible کی تلاوت و مطالعہ روحانی تربیت، ایمان کی بنیاد، اور خُدا کی مرضی کو سمجھنے کا ذریعہ ہے۔ بائبل کے دو حصے ہیں: عہدِ قدیم Old Testament اور عہدِ جدید New Testament، اور یہ دونوں مسیحی ایمان، اخلاق، اور عبادات کا مرکز ہیں۔

حضرت پولسؑ فرماتے ہیں:

"تمام الہامی نوشتے تعلیم وتنبیہ اور اصلاح وتربیت کے لیے مفید ہیں تاکہ خدا کا بندہ کامل بنے"... تیموتاؤس، 3:16–17

یسوع مسیح نے فرمایا:

"ان صحیفوں میں تم کو ہمیشہ کی زندگی ملنے کی امید ہے، اور یہی میرے بارے میں گواہی دیتے ہیں۔" یوحنا، 5:39

مسیحی چرچز میں بائبل کی تلاوت انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر کی جاتی ہے۔ کیتھولک کلیسا میں روزمرہ کے لیے مخصوص نصوص Lectionary ترتیب دی گئی ہیں۔ پروٹسٹنٹ روایت میں بائبل کا ذاتی مطالعہ ایمان کی آزادی اور خدا سے براہِ راست تعلق کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

مارٹن لوتھر نے بائبل کو ہر شخص کے لیے قابلِ فہم بنانے پر زور دیا اور کہا:

"The Bible is the cradle wherein Christ is laid." Luther, Table Talk, 1566

C. S. Lewis کے مطابق:

"In reading Scripture I find that many truths which I only dimly understood become sharp and clear."Lewis, Reflections on the Psalms, 1958

مسیحی روایت میں "Lectio Divina" یعنی "مقدس مطالعہ" کا ایک روحانی طریقہ رائج ہے، جس میں تلاوت، غور، دعا اور مراقبہ شامل ہوتا ہے۔

اسلام میں ذکر و تسبیح کا تصور

اسلام میں ذکر اللہ کا یاد کرنا اور تسبیح اللہ کی پاکیزگی بیان کرنا عبادات کا جوہر، بندگی کا نچوڑ، اور روح کی غذا ہے۔ قرآن و حدیث میں ذکر کو ایمان، سکونِ قلب، اور فلاح کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ یہ صرف زبانی عمل نہیں بلکہ قلبی تعلق اور شعوری توجہ کا مظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾

"جو ایمان لائے ہیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان پاتے ہیں۔ سنو! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔" سورۃ الرعد، 13:28

مزید فرمایا:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾

"پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، اور میرا شکر کرو، اور ناشکری نہ کرو۔" سورۃ البقرۃ، 2:152

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ" قَالُوا: وَمَا الْمُفَرِّدُونَ؟ قَالَ: "الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ"

"اللہ کے ذکر کرنے والے مرد و عورت سبقت لے گئے۔" صحیح مسلم، حدیث 2676

اور فرمایا:

"مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ"

"جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو یاد نہیں کرتا، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی مانند ہے۔" صحیح البخاری، حدیث 6407
صوفیہ کے نزدیک ذکر، "حضورِ قلب" کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ امام ابن القیمؒ نے فرمایا:

"الذِّكرُ يُولِّدُ المَحَبَّة، والمَحَبَّة تُورِثُ الطُّمأنِينَة".

"ذکر محبت پیدا کرتا ہے، اور محبت سے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔" الوابل الصیب، ص 73

اذکار میں تسبیح سبحان اللہ، تحمید الحمد للہ، تکبیر اللہ اکبر، تحلیل لا إله إلا اللہ کی خاص اہمیت ہے۔ حضرت فاطمہؓ کو بھی نبی ﷺ نے سونے سے قبل 33 تسبیح، 33 تحمید، اور 34 تکبیر پڑھنے کی تلقین فرمائی صحیح البخاری، حدیث 6318۔

مسیحیت میں ذکر اور تسبیح Praise and Remembrance کا تصور

مسیحیت میں ذکر اور تسبیح کو خدا کی تمجید Praise of God، دعائے شکر Thanksgiving، اور محبت و پرستش کا اظہار سمجھا جاتا ہے۔ بائبل اور مسیحی عبادات میں تسبیح اور خدا کا نام لینا ایک مرکزی روحانی عمل ہے جو اجتماعی عبادات، بھجن، اور انفرادی دعاؤں میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

حضرت داؤدؑ کی زبور میں اکثر آیات تسبیح و تمجید پر مشتمل ہیں:

"ہر چیز جس میں سانس ہے، خداوند کی حمد کرے۔" زبور، 150:6

"میں دن بھر تیری ستائش کرتا رہوں گا، تیری تعریف میرے منہ میں برابر رہے گی۔" زبور، 71:8

حضرت پولسؑ فرماتے ہیں:

"ہم ہمیشہ ہر حال میں خدا کا شکر کریں"... تھسلنیکیوں، 5:18

اور:

"آپس میں مزامیر، حمد و ثنا، اور روحانی گیتوں کے ذریعہ باتیں کرو؛ دل سے خداوند کی مدح سرائی کرو۔" افسیوں، 5:19

مسیحی عبادات میں hymns, psalms, اور choral praise کو مرکزی مقام حاصل ہے۔ کیتھولک اور آرتھوڈوکس کلیسا میں "Liturgy of the Hours" کے تحت دن بھر مخصوص دعائیں اور حمدیہ آیات پڑھی جاتی ہیں۔

St. Augustine کے مطابق:

"He who sings, prays twice."Augustine, Expositions on the Psalms

مسیحی فہم میں تسبیح صرف الفاظ کا دہرانا نہیں بلکہ روح کا خدا سے قربت حاصل کرنا اور اُس کی صفات کی پہچان کا ذریعہ ہے۔

اسلام میں استغفار اور معافی کی دعا کا تصور

اسلام میں استغفار یعنی گناہوں سے معافی مانگنا، بندے کے رب کے ساتھ تعلق کی تجدید، عاجزی، اور روحانی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ استغفار نہ صرف معافی کی التجا ہے، بلکہ رب کی رحمت پر یقین اور توبہ کی پختگی کا اظہار بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا﴾

"اور اپنے رب سے معافی مانگو، پھر اس کی طرف رجوع کرو، وہ تمہیں ایک خوشگوار زندگی عطا فرمائے گا" سورۃ ہود، 11:3

اور فرمایا:

﴿قُلْ يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُواْ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا﴾

"کہہ دو: اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، اللہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔" سورۃ الزمر، 39:53

نبی کریم ﷺ خود کثرت سے استغفار کرتے تھے:

"وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً"

"اللہ کی قسم! میں روزانہ ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔" صحیح البخاری، حدیث 6307

مشہور دعاؤں میں سے ایک:

"اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي... فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ"

"اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں... پس مجھے بخش دے، بے شک تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔" سید الاستغفار، صحیح البخاری، حدیث 6306

مسیحیت میں توبہ اور معافی کی دعا

مسیحیت میں معافی کی دعا اور توبہ کا عمل repentance نجات، ایمان، اور خدا سے قربت کی بنیاد ہے۔ انسانی گناہ کے ازالے اور روحانی پاکیزگی کے لیے مسیح کی صلیبی قربانی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

حضرت یحییٰ John the Baptist نے توبہ کی منادی کی:

"توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک ہے۔" متی، 3:2

حضرت یسوع مسیح نے فرمایا:

"اگر تم اپنے گناہوں کا اقرار کرو، تو وہ [خدا] وفادار اور عادل ہے کہ تمہارے گناہوں کو معاف کرے اور تمہیں ہر بدی سے پاک کرے۔" یوحنا، 1:9

"اَے خُدا، تُو مجھ گناہگار پر رحم فرما" لوقا، 18:13–

یہ دعا حضرت مسیح نے مثالی گناہگار کی دعا کے طور پر بیان کی۔

مسیحی روایت:

مسیحی روایات میں Confession اقرارِ گناہ، Absolution خدا کی طرف سے معافی، اور Penitential Prayers روحانی تربیت کا لازمی جزو ہیں۔

St. Augustine فرماتے ہیں:

"The confession of evil works is the beginning of good works." Augustine, Sermons on the New Testament Lessons

کیتھولک کلیسا میں رسمی اقرار Sacrament of Penance ایک باقاعدہ عمل ہے، جس میں پادری کے سامنے گناہوں کا اقرار کیا جاتا ہے۔

اسلام میں روحانی شفا کے اعمال

اسلام میں روحانی شفا الشفاء الرُّوحیۃ کا تصور قرآن، دعا، ذکر، دم، اور رقیہ شرعیہ سے وابستہ ہے۔ یہ شفا محض جسمانی بیماری کے لیے نہیں، بلکہ قلبی، نفسیاتی، اور روحانی الجھنوں کے علاج کا بھی ذریعہ ہے۔ قرآن کو "شفاء" اور "رحمت" کہا گیا، اور نبی ﷺ نے متعدد دعائیں، دم اور اذکار کی تعلیم دی جو روحانی حفاظت اور شفا کے لیے موثر ہیں۔

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾

"ہم قرآن میں وہ کچھ نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔" سورۃ الاِسراء، 17:82)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اجعلوها في الرُّقى فإنها لا رُقيَةَ إلّا منها"

"سورۃ الفاتحہ کو دم میں شامل کرو، اس لیے کہ اس جیسا کوئی دم نہیں۔" صحیح البخاری، حدیث 5736

ایک اور حدیث میں آیا:

"مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً"

"اللہ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی، مگر اس کا شفا بھی نازل فرمایا ہے۔" صحیح البخاری، حدیث 5678

دم ورقیہ شرعیہ:

رقیہ شرعیہ قرآن، مشروع دعا اور اللہ کے ناموں کے ذریعہ کی جانے والی شفا کی دعا ہے۔ اس کا استعمال نبی کریم ﷺ، صحابہ، اور اولیاء کے ہاں معروف ہے۔ جیسے:

"أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا"

"اے لوگوں کے رب! بیماری کو دور فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں، ایسی شفا دے جو کوئی بیماری نہ چھوڑے۔" صحیح مسلم، حدیث 2191

صوفیاءِ کرام اور اہلِ علم کے نزدیک قرآن مجید کی مخصوص آیات جیسے آیت الکرسی، سورۃ الفاتحہ، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس وغیرہ کو روحانی علاج کے طور پر پڑھا جاتا ہے۔

مسیحیت میں روحانی شفا کے اعمال

مسیحیت میں روحانی شفا Spiritual Healing کو خدا کی خاص نعمت، ایمان کا مظہر، اور روحانی تحفہ Gift of Healing سمجھا جاتا ہے۔ بائبل میں یسوع مسیحؑ اور ان کے شاگردوں کے ذریعہ کی گئی شفاؤں کو روحانی زندگی کا لازمی حصہ مانا گیا ہے۔

حضرت یسوع مسیحؑ کی سیرت میں شفا کو نمایاں مقام حاصل ہے:

"اور وہ سب کو شفا دیتا تھا جو طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا تھے"... متی، 4:24

"اور ان کے ہاتھوں سے بہت سے مریض شفا پاتے تھے" اعمال، 5:16

پولس رسول لکھتے ہیں:

"اور بعض کو شفا دینے کی قوت دی گئی"... کرنتھیوں، 12:9

یہ واضح کرتا ہے کہ شفا ایک الٰہی عطا ہے جو دعا، ایمان، اور خدا کی مرضی کے ساتھ وابستہ ہے۔

تیل سے مسح کرنا

"اگر کوئی بیمار ہو تو کلیسیا کے بزرگوں کو بلائے اور وہ دعا کریں اور اسے خداوند کے نام سے تیل ملیں"... یعقوب، 15–5:14

ہاتھ رکھ کر دعا کرنا

یہ طریقہ حضرت یسوعؑ اور شاگردوں سے منقول ہے، جس کے ذریعے جسمانی و روحانی شفا کے لیے دعا کی جاتی ہے۔

بدروح سے نجات کی دعائیں

مسیحی روحانی راہب اور پادری مخصوص دعاؤں کے ذریعے شیطانی اثرات یا ذہنی اذیت سے نجات کی دعا کرتے ہیں۔

Charismatic Healing Services

پینٹی کوسٹل چرچز میں اجتماعی روحانی جلسوں میں دعا، تلاوتِ زبور، اور عبادتی گیتوں کے ذریعے شفا مانگی جاتی ہے۔

مسیحی اقوال:

St. Irenaeus 2nd c. نے فرمایا:

"Where the Church is, there is the Spirit of God; and where the Spirit is, there is healing."Irenaeus, Against Heresies, 2nd century

اسلام میں دم و رقیہ کا تصور

اسلام میں دم اور رقیہ روحانی شفا کے جائز اور مسنون ذرائع ہیں۔ ان کا تعلق قرآن و سنت کی تعلیمات سے ہے اور یہ ظاہری و باطنی بیماریوں سے شفا اور حفاظت کا ذریعہ سمجھے جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام، اور تابعین کے معمولات میں دم و رقیہ ثابت شدہ ہیں، بشرطیکہ وہ شرک و بدعت سے پاک ہوں۔

دم عربی زبان میں "پھونک مارنے" کو کہتے ہیں، اور شریعت میں اس کا مطلب قرآن و سنت کی دعائیں پڑھ کر کسی پر پھونک مارنا ہے تاکہ روحانی یا جسمانی تکلیف دور ہو۔

"كانَ النبيُّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ إذا اشتكى يقرأُ على نفسِهِ بالمعوِّذاتِ وينفثُ"

"نبی ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے تھے۔" صحیح البخاری، حدیث 5016

رقیہ شرعیہ کا دینی جواز

رقیہ سے مراد ایسی دعا یا آیت ہے جو اللہ کی رضا کے لیے بیماری یا بدروحوں کے ازالے کے لیے پڑھی جائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"لا بأسَ بالرُّقى ما لم تكُنْ شِركًا"

"رقیہ میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔" صحیح مسلم، حدیث 2200

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رقیہ کی اجازت ہے بشرطیکہ وہ قرآن یا مسنون دعا پر مشتمل ہو۔

دم کی مسنون صورتیں

اسلامی تعلیمات میں دم کے لیے مخصوص سورتیں اور دعائیں موجود ہیں جنھیں نبی ﷺ نے استعمال فرمایا:

سورۃ الفاتحہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک مریض پر سورۃ الفاتحہ دم کی، وہ شفایاب ہو گیا۔ نبی ﷺ نے اس عمل کی تصدیق فرمائی۔

"فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ أُمَّ الْكِتَابِ فَبَرَأَ"

"میں نے سورۃ الفاتحہ پڑھی، وہ شفایاب ہو گیا۔" صحیح البخاری، حدیث 5736

معوذتین سورۃ الفلق، سورۃ الناس:

نبی ﷺ روزانہ سونے سے پہلے خود پر معوذتین پڑھ کر دم فرماتے، اور صحابہ کو بھی تلقین فرماتے۔

"كَانَ رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الحَسَنَ وَالحُسَيْنَ"...

"آپ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو بھی معوذتین سے دم کرتے۔" سنن ابی داود، حدیث 4737

آیت الکرسی:

آیت الکرسی کو جادو، شیطانی وسوسوں اور نظرِ بد سے بچاؤ کے لیے بہت مؤثر سمجھا گیا ہے۔

"فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ"...

یہ آیت پڑھنے سے رات بھر اللہ کی طرف سے محافظ مقرر ہو گا صحیح البخاری، حدیث 2311

مسیحیت میں روحانی دم

مسیحی روایت میں "دم" کے متبادل تصورات جیسے Deliverance نجات اور Exorcism اخراج ارواح موجود ہیں۔ یہ اعمال بائبل میں حضرت یسوع مسیحؑ اور ان کے شاگردوں کے عمل سے ثابت ہیں، اور آج بھی کلیسا میں جاری ہیں۔

دم کا مسیحی تصور

مسیحی دم کا مطلب ہے: خدا کے نام سے بدروحوں، شیطانی اثرات، یا اندرونی روحانی اذیت سے نجات کی دعا۔ اسے انفرادی و اجتماعی سطح پر انجام دیا جاتا ہے۔

"اور اس نے ان میں سے بدروحیں نکالیں اور بیماروں کو شفا دی۔" متی، 8:16

شاگردوں اور ابتدائی کلیسا کی روایت

یسوعؑ کے بعد ان کے حواریوں کو بھی بدروحوں کے اخراج کا اختیار دیا گیا:

"میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے"... مرقس، 16:17

پولس نے کہا: میں تجھے یسوع مسیح کے نام پر حکم دیتا ہوں، اس سے نکل جا"اعمال، 16:18

رسمِ اخراجِ ارواح Rite of Exorcism

کیتھولک چرچ میں "Exorcism" ایک باقاعدہ رسم ہے جسے صرف مجاز پادری انجام دے سکتا ہے۔ اس میں مخصوص دعائیں، صلیب کا نشان، مقدس پانی، اور بائبل کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔

"If any person is possessed, let the priest proceed in the name of Christ..." Rituale Romanum, 1614

معاصر مثال: فادر امورتھ

Father Gabriele Amorth، ویٹیکن کے معروف Exorcist، نے سینکڑوں افراد پر Exorcism کیا۔ ان کے بقول:

"The devil fears the name of Jesus more than any fire." An Exorcist Tells His Story, 1999

Amorth, Gabriele. An Exorcist Tells His Story. San Francisco: Ignatius Press, 1999.

اسلام میں تبرکات اور مقدس اشیاء کا استعمال

اسلام میں تبرکات یعنی "برکت والی اشیاء" کا تصور قرآن و سنت سے ثابت ہے، بشرطیکہ اس میں غلو، شرک یا توہم پرستی نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ کی اشیاء کپڑے، پسینہ، بال، وضو کا پانی سے برکت حاصل کرنے کا عمل صحابہ کرام کے ہاں معروف و مقبول تھا۔

تبرک کی تعریف اور جواز

تبرک عربی لفظ "برکہ" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں خیر و فیض طلب کرنا۔ اسلامی اصطلاح میں تبرک کا مطلب ایسی مشروع چیزوں سے برکت حاصل کرنا ہے جو اللہ کے نیک بندوں، ان کے آثار یا مقدس مقامات سے وابستہ ہوں۔

"وَرِزْقٌ كَرِيمٌ"

"اللہ جسے چاہے، عزت اور برکت والا رزق عطا کرتا ہے۔"

سورۃ النور، 24:38

نبی ﷺ کے وضو کے پانی سے برکت

صحابہ کرام نبی ﷺ کے وضو کے قطرے زمین پر نہ گرنے دیتے تھے بلکہ ہاتھوں پر لیتے تھے:

"كانوا يَتَبَرَّكُونَ بِوَضُوءِهِ"

"صحابہ نبی ﷺ کے وضو سے تبرک حاصل کرتے تھے۔" صحیح مسلم، حدیث 2325

نبی ﷺ کے بال، پسینہ اور کپڑوں سے تبرک

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

"رَأَيْتُ الشَّعَرَ فِي يَدِ أُمِّ سَلَمَةَ"

"میں نے امِ سلمہؓ کے پاس نبی ﷺ کے بال دیکھے جن سے لوگ تبرک لیتے تھے۔" صحیح البخاری، حدیث 5558

آبِ زمزم: اسلام میں مقدس ترین پانی

اسلام میں آبِ زمزم کو دنیا کا سب سے مقدس پانی سمجھا جاتا ہے۔ یہ وہ پانی ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیاس بجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہؑ کی سعی کے نتیجے میں جاری فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے "لِمَا شُرِبَ لَهُ" یعنی "جس نیت سے پیا جائے، اسی کا فائدہ ہوتا ہے" قرار دیا۔ یہ پانی روحانی، جسمانی اور ایمانی برکات کا سرچشمہ مانا جاتا ہے۔

"إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ"

"بیشک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔" سورۃ البقرۃ، 2:158

یہ آیت سیاقاً حضرت ہاجرہؑ کی سعی اور آبِ زمزم کی روایت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"ماءُ زمزمَ لِما شُرِبَ لَهُ"

"زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے، وہ حاصل ہوتی ہے۔" سنن ابن ماجہ، حدیث 3062

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پانی شفا، ہدایت، علم، رزق، یا کسی بھی جائز مقصد کے لیے پیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرماتا ہے۔

مقامِ مقدسہ سے تبرک

حج و عمرہ کے دوران زمزم، صفا و مروہ، مسجدِ نبوی، غارِ حرا، اور دیگر مقدس مقامات کو روحانی برکت کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے:

﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾

"بیشک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔" سورۃ البقرۃ، 2:158

اہلِ بیت اور اولیاء کے آثار سے برکت کا تصور

تابعین و اولیاء کے اقوال میں صالحین کی قبروں اور آثار سے برکت لینے کا رجحان ملتا ہے، لیکن شرعی حدود میں۔ امام احمد بن حنبل نے نبی ﷺ کی قبر کی مٹی کو شفا کے لیے چھونے کو مباح قرار دیا۔

مسیحیت میں مقدس پانی اور تبرکات کا استعمال

مسیحیت میں مقدس پانی Holy Water، صلیب، بائبل، اور اولیاء یا شہداء کی اشیاء سے تبرک لینے کا تصور مذہبی عبادات اور دعائیہ روایات کا حصہ ہے۔ خاص طور پر کیتھولک اور آرتھوڈوکس مسیحیوں میں یہ رسمیں عبادتی، تعویذی اور روحانی برکت کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

مقدس پانی کا مفہوم

"Holy Water" پانی ہوتا ہے جسے پادری مخصوص دعا کے ساتھ پاک کرتا ہے۔ یہ روحانی طہارت، برکت، بدروحوں سے تحفظ، اور بپتسمہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

"I will sprinkle clean water on you, and you shall be clean..." Ezekiel 36:25The Holy Bible, Ezekiel 36:25 ESV.

بپتسمہ میں استعمال

مسیحی بچوں یا نوایمان والوں کے لیے بپتسمہ کے موقع پر مقدس پانی سے سر دھونا یا غوطہ دینا ایک لازمی رسم ہے:

"Go and baptize them... in the name of the Father, and of the Son, and of the Holy Spirit."Matthew 28:19

تبرکات Relics کا استعمال

مسیحی کلیسیا میں سنتوں Saints کی ہڈیاں، کپڑے، یا استعمال شدہ اشیاء کو "Relics" کہا جاتا ہے۔ ان سے شفا، نجات یا روحانی برکت کی امید رکھی جاتی ہے۔

"People even carried the sick into the streets... so that Peter's shadow might fall on them."Acts 5:15

Exorcism اور Holy Water

کیتھولک Exorcism میں Holy Water کا استعمال بدروحوں سے حفاظت کے لیے کیا جاتا ہے۔ مخصوص دعائیں پانی پر پڑھ کر اسے مبارک بنایا جاتا ہے۔

"Let this water drive away every power of the enemy..." Rituale Romanum, 1614

Roman Catholic Church. Rituale Romanum: Rite of Exorcism. Vatican, 1614.

اسلام میں غسلِ توبہ کا تصور

اسلام میں غسل کا تصور طہارت اور روحانی پاکیزگی کے لیے مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ شرعی طور پر غسل صرف جسمانی صفائی نہیں بلکہ روحانی تطہیر اور بندے کے خدا سے تعلق کی تجدید کا ذریعہ بھی ہے۔ خاص طور پر جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے، یا توبہ کرتا ہے تو اس کے لیے غسل کرنا مستحب یا واجب قرار دیا گیا ہے، تاکہ وہ نئے روحانی سفر کا آغاز ظاہری و باطنی طہارت سے کرے۔

اسلام قبول کرنے والے کا غسل

نبی کریم ﷺ کے دور میں جب کوئی شخص دائرۂ اسلام میں داخل ہوتا تو آپ ﷺ اسے غسل کا حکم دیتے، تاکہ وہ ظاہری نجاست سے پاک ہو کر اسلام کی پاکیزہ زندگی کا آغاز کرے۔

"ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: قُمْ فَاغْتَسِلْ"

"پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُٹھو اور غسل کرو۔"

صحیح بخاری، حدیث 284

توبہ کے بعد غسل کا عمل

جب کوئی شخص بڑے گناہوں سے توبہ کرتا ہے، تو فقہا کے مطابق اگر گناہ حالتِ جنابت میں ہو یا روحانی ناپاکی کا احساس ہو، تو غسل کرنا مستحب ہے۔ نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ بعض صحابہ نے توبہ کے بعد غسل کیا۔

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾

"بیشک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔" سورۃ البقرۃ، 2:222

روحانی و باطنی مفہوم

امام غزالیؒ اور ابن قیمؒ نے غسل کو "ظاہری طہارت کا ذریعہ" قرار دینے کے ساتھ ساتھ "باطنی صفائی" کی علامت بھی کہا۔ یہ محض جسمانی عمل نہیں، بلکہ روحانی تجدید اور نیت کی تطہیر ہے۔

"الطهارة نصف الإيمان"

"طہارت ایمان کا آدھا حصہ ہے۔" صحیح مسلم، حدیث 223

مسیحیت میں پبتسمہ کا تصور

مسیحیت میں پبتسمہ Baptism کو نجات، ایمان کے آغاز، اور روحانی ولادتِ نو کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ یہ مقدس پانی کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے، جسے یسوع مسیح کی پیروی اور گناہوں کی معافی کے اظہار کے طور پر کلیسیا میں رائج کیا گیا۔ پبتسمہ کو نہ صرف ایک رسمی رسم بلکہ اندرونی ایمان اور مسیحی زندگی کے لیے فیصلہ کن لمحہ تصور کیا جاتا ہے۔

پبتسمہ کی بنیاد

حضرت یسوع مسیح نے خود بھی یوحنّا سے دریائے اردن میں پبتسمہ لیا، اور اپنے شاگردوں کو بھی یہ حکم دیا:

"پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور انہیں باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام پر پبتسمہ دو۔" متی، 28:19

پبتسمہ اور گناہوں کی معافی

پبتسمہ صرف رسم نہیں بلکہ نئی روحانی زندگی کا آغاز ہے۔ رسول پطرس نے پہلے خطبے میں اعلان کیا:

"توبہ کرو اور ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لیے یسوع مسیح کے نام پر پبتسمہ لے۔" اعمال، 2:38

روحانی ولادتِ نو

پبتسمہ کو "نئے سرے سے پیدا ہونا" کہا گیا ہے۔ یہ پانی اور روح کے ذریعہ روحانی زندگی میں داخلے کی علامت ہے:

"اگر کوئی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو تو وہ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔" یوحنا، 3:5

پبتسمہ کے طریقے

کیتھولک، آرتھوڈوکس اور پروٹسٹنٹ فرقوں میں پبتسمہ مختلف طریقوں سے دیا جاتا ہے:

- پانی میں مکمل غوطہ دینا immersion
- پانی کا چھڑکاؤ sprinkling
- سر پر پانی ڈالنا pouring

یہ سب طریقے علامتی طور پر گناہ سے پاک ہونے، پرانی زندگی کو چھوڑنے، اور مسیح کے ساتھ نئی زندگی شروع کرنے

کے اظہار ہیں۔

اسلام میں شب بیداری قیام اللیل

اسلام میں قیام اللیل یا شب بیداری ایک عظیم روحانی عبادت ہے، جو اللہ تعالیٰ کے خاص قرب کا ذریعہ سمجھی جاتی ہے۔ یہ عبادت نبی کریم ﷺ کی سنت اور متقین و صالحین کی پہچان ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ مبارکہ میں اس کی فضیلت کو نہایت بلند مقام عطا کیا گیا ہے۔ رات کا قیام انسان کی روح کو صفا بخشتا، دل کو تقویٰ سے بھر دیتا اور بندے کو رب سے قریب کرتا ہے۔

قرآن میں قیام اللیل کی فضیلت

﴿إِنَّ نَاشِئَةَ ٱلَّيۡلِ هِيَ أَشَدُّ وَطۡـٔٗا وَأَقۡوَمُ قِيلًا﴾

"یقیناً رات کا اٹھنا دل کو زیادہ پختہ کرتا ہے اور بات کو درست بناتا ہے۔" سورۃ المزمل، 73:6

﴿كَانُواْ قَلِيلٗا مِّنَ ٱلَّيۡلِ مَا يَهۡجَعُونَ﴾

"وہ لوگ رات کے تھوڑے سے حصے میں ہی سوتے تھے۔" سورۃ الذاریات، 51:17

نبی ﷺ کی سنت

نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ رات کو طویل قیام فرماتے۔ آپ نے فرمایا:

"أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ"

"فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔" صحیح مسلم، حدیث 1163

تہجد اور قربِ الٰہی

رات کے آخری حصے میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو قریب آنے کی دعوت دیتا ہے:

"يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا"...

"اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور کہتے ہیں: ہے کوئی مغفرت مانگنے والا، جس کو میں بخش دوں؟" صحیح البخاری، حدیث 1145

مسیحیت میں شب بیداری Vigil / Watch of the Night

مسیحی عبادات میں بھی شب بیداری Vigil ایک روحانی عمل ہے جس کا مقصد خدا سے تعلق کو گہرا کرنا، توبہ و دعا کرنا، اور رب کی حضوری میں وقت گزارنا ہے۔ یہ عمل یسوع مسیح، حواریوں، اور ابتدائی کلیسا کی روایت کا حصہ رہا ہے۔ مسیحی روایت میں یہ راتیں عبادت، دعا، تلاوت اور حمد و مناجات کے لیے مختص کی جاتی ہیں۔

حضرت یسوعؑ کی شب بیداری

حضرت یسوعؑ کی زندگی میں شب بیداری کی کثرت سے مثالیں ملتی ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ رات کی تنہائی دعا اور روحانی تعلق کے لیے خاص وقت ہے:

"اور وہ ایک پہاڑ پر گیا تاکہ دعا کرے، اور رات بھر خدا سے دعا کرتا رہا۔"

لوقا، 6:12

شاگردوں کے ساتھ رات کی دعا

"میری ساتھ جاگو اور دعا کرو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو"... متی، 26:41

یہ واقعہ یسوعؑ کی گرفتاری سے قبل کا ہے جب انہوں نے شاگردوں کو تاکید کی کہ رات جاگتے رہیں اور دعا کرتے رہیں۔

Vigil کی عبادات

کیتھولک چرچ میں "Vigil Masses" رات کو منعقد کی جاتی ہیں، خاص طور پر Easter Vigil، Christmas Vigil اور Pentecost Vigil، جو توبہ، دعا، تلاوت اور حمد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان عبادات کا مقصد رات کو جاگ کر خدا سے تعلق کو مضبوط کرنا ہے۔

"Let us keep watch, for the Lord is near."Roman Missal, Easter Vigil Liturgy

روحانی شب بیداری کی صوفیانہ روایت

مسیحی صوفیاء جیسے St. John of the Cross اور St. Augustine نے "Night of the Soul" کے تصور کے تحت شب بیداری کو خدا سے گہری روحانی وابستگی کا ذریعہ قرار دیا۔ ان کے مطابق یہ راتیں نفس کے امتحان اور روح کی تطہیر کا وقت ہوتی ہیں۔

John of the Cross. Dark Night of the Soul. Translated by Mirabai Starr. New York: Riverhead Books, 2003.

اسلام میں مذہبی ایام کی تعظیم

اسلام میں مذہبی ایام نہ صرف عبادات کے مواقع ہوتے ہیں بلکہ ان ایام کی تعظیم ایک دینی فریضہ اور روحانی تربیت کا ذریعہ ہے۔ یہ ایام بندے کو اللہ کی نعمتوں کی یاد، شکر گزاری، قربانی، اخوت، اور تقویٰ کی عملی تصویر دکھاتے ہیں۔ جمعہ، عیدین، یومِ عرفہ، ایامِ عشرۂ ذوالحجہ اور رمضان المبارک کے دن و راتیں خصوصی عظمت کی حامل ہیں، جن کی تعظیم قرآن و سنت سے ثابت ہے۔

جمعہ کا دن

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوۡمِ ٱلۡجُمُعَةِ فَٱسۡعَوۡاْ إِلَىٰ ذِكۡرِ ٱللَّهِ﴾

"اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔" سورۃ الجمعہ، 62:9

"إِنَّ مِنۡ أَفۡضَلِ أَيَّامِكُمۡ يَوۡمَ ٱلۡجُمُعَةِ"

"بیشک تمہارے بہترین دنوں میں جمعہ کا دن سب سے افضل ہے۔"

سنن ابن ماجہ، حدیث 1084

رمضان اور شبِ قدر

﴿شَهۡرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلۡقُرۡءَانُ...﴾

"رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا"... سورۃ البقرۃ، 2:185

(لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ)

"شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔" سورۃ القدر، 97:3

عیدین عید الفطر و عید الاضحیٰ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدٌ، وَهَذَا عِيدُنَا"

"ہر قوم کے لیے ایک عید ہے، اور یہ ہماری عید ہے۔" صحیح البخاری، حدیث 952

یوم عرفہ و عشرۂ ذوالحجہ

"مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهِنَّ مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ"

"ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں اللہ کو عبادت سب سے زیادہ محبوب ہے۔" مسند احمد، حدیث 1968

دیگر ایام: عاشورا، میلاد النبی، لیلۃ النصف من شعبان

بعض ایام جیسے یوم عاشورا 10 محرم اور لیلۃ النصف من شعبان کو بھی عبادت، توبہ اور خیرات کے ایام کے طور پر خصوصی اہمیت حاصل ہے، جن پر امت کے اکثر علماء نے تاکید کی ہے۔

مسیحیت میں مذہبی ایام کی تعظیم

مسیحیت میں مذہبی ایام کا ایک منظم، روایتی اور تاریخی نظام موجود ہے، جس کے ذریعے مسیحیوں کی روحانی زندگی کو ترتیب دی جاتی ہے۔ یہ ایام یسوع مسیح کی زندگی، قربانی، قیامت اور نجات کے واقعات سے جڑے ہوتے ہیں۔ اتوار، ایسٹر عید قیامت، کرسمس عید میلاد، لیٹینٹ سیزن، پینٹی کوسٹ، اور دیگر مقدس دن چرچ کی عبادت، روزہ، دعا اور مراقبہ کا حصہ ہوتے ہیں۔

اتوار Sunday

اتوار کو مسیحیوں کے نزدیک "رب کا دن Lord's Day" کہا جاتا ہے کیونکہ اسی دن یسوعؑ مردوں میں سے زندہ ہوئے:

"On the first day of the week we came together to break bread."

اعمال، 20:7

کرسمس Christmas

کرسمس 25 دسمبر کو یسوع مسیح کی ولادت کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ یہ محبت، نجات اور تجسم کے پیغام پر غور و فکر کا دن ہے۔ چرچ میں خصوصی عبادات، دعائیں، اور حمد و ثنا کی جاتی ہیں۔

"For unto us a child is born, unto us a son is given..." یسعیاہ، 9:6

ایسٹر Easter

ایسٹر یسوعؑ کی قیامت کی یاد میں منایا جاتا ہے، جو مسیحی عقیدے کے مطابق نجات کا نقطہ عروج ہے۔ چرچ میں رات بھر Vigil، دعائیہ عبادات، اور حمد و تمجید کی محافل ہوتی ہیں۔

متی،28:6 "He is not here; He has risen!"

لینٹن Lent اور عاشورہ

لینٹن چالیس دن کا عرصہ ہوتا ہے جو یسوعؑ کے بیابان میں روزے اور عبادت کے دنوں کی یاد دلاتا ہے۔ ان دنوں میں توبہ، دعا اور ضبطِ نفس کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔

متی،4:2 "And he fasted forty days and forty nights..."

پینٹی کوسٹ اور دیگر تہوار

پینٹی کوسٹ وہ دن ہے جب شاگردوں پر روح القدس نازل ہوا، اور یہ مسیحی کلیسا کے آغاز کا دن مانا جاتا ہے اعمال 2۔ اس کے علاوہ All Saints' Day، Good Friday، Holy Thursday وغیرہ کو بھی مذہبی تقدیس حاصل ہے۔

اسلام میں روحانی مشورہ ور ہنمائی

اسلامی تعلیمات میں روحانی مشورہ اور ہدایت صرف علمِ دین کی بات نہیں، بلکہ قلبی تربیت، تزکیہ نفس، اور رشد و ہدایت کے تسلسل کا حصہ ہے۔ قرآن، سنت، صحابہ، اولیاء اور علماء نے روحانی رہنمائی کو ایمان کی بقا، تقویٰ کی ترقی اور باطن کی اصلاح کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ روحانی مرشد، شیخ یا عالم دین کی صحبت کو ایسے چراغ سے تعبیر کیا گیا ہے جو تاریکی میں روشنی کا ذریعہ بنتا ہے۔

قرآن میں اہلِ ذکر سے رجوع

﴿فَسۡـَٔلُوٓاْ أَهۡلَ ٱلذِّكۡرِ إِن كُنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ﴾

"اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے پوچھ لو۔" سورۃ النحل، 16:43

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ رہنمائی کے لیے ان اہل علم و بصیرت کی طرف رجوع ضروری ہے جو وحی کے علم سے بہرہ ور ہوں۔

نبی ﷺ کی سنت میں مشورہ

رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کو نہ صرف دینی امور میں رہنمائی دیتے بلکہ ان کے انفرادی معاملات میں بھی اخلاقی و روحانی مشورہ دیتے۔ حتیٰ کہ قرآن نے خود نبی ﷺ کو مشورہ دینے والا مُذکّر قرار دیا:

﴿فَذَكِّرۡ إِنَّمَآ أَنتَ مُذَكِّرٞ لَّسۡتَ عَلَيۡهِم بِمُصَيۡطِرٍ﴾

"پس نصیحت کرو، تم تو صرف نصیحت کرنے والے ہو، تم ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو۔" سورۃ الغاشیہ، 88:21-22

صحابہ و تابعین کی روحانی رہنمائی

حضرت علیؓ، ابن مسعودؓ، حسن بصریؒ، اور رابعہ عدویہؒ جیسے بزرگوں نے لوگوں کی روحانی اصلاح اور باطنی رہنمائی میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کے اقوال، ملفوظات اور مواعظ روحانی مشورے کے زریں نمونے ہیں۔

"الدین النصیحۃ"

"دین تو سراسر خیر خواہی نصیحت ہے۔" صحیح مسلم، حدیث 55

صوفیاء کی تربیت

صوفی سلسلوں قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ میں "بیعت"، "مراقبہ"، "خلوت" اور "صحبتِ شیخ" روحانی رہنمائی کے مستند ذرائع سمجھے جاتے ہیں۔ امام غزالیؒ، عبدالقادر جیلانیؒ اور مولانا رومؒ نے اس تعلق کو "مرشد-مرید" کے درمیان روحانی رشتہ قرار دیا ہے جو نورِ ہدایت سے دلوں کو منور کرتا ہے۔

Al-Ghazali, Abu Hamid. Ihya᾽ ʿUlum al-Din. Beirut: Dar al-Maʿrifah, n.d.

مسیحیت میں روحانی مشورہ و رہنمائی

مسیحیت میں روحانی مشورہ Spiritual Direction کو "راہنمائیِ رُوح Guidance of the Soul " کہا جاتا ہے، جو کسی فرد کو مسیح کے ساتھ گہرا رشتہ قائم کرنے میں مدد دینے کا عمل ہے۔ یہ رہنمائی اکثر چرچ کے پادری، بزرگ مسیحی، راہب یا تربیت یافتہ روحانی راہنما spiritual director کے ذریعے کی جاتی ہے۔ روحانی مشورہ نہ صرف گناہوں کی معافی بلکہ داخلی امن، دعا کی گہرائی، اور خدا کی مرضی کو پہچاننے کے عمل میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

بائبل میں مشورہ اور حکمت

"جہاں مشورہ نہیں وہاں قوم گرتی ہے، لیکن مشیروں کی کثرت میں سلامتی ہے۔" امثال، 11:14

یسوعؑ کی رہنمائی

حضرت عیسیٰؑ نے اپنے شاگردوں کو نہ صرف الٰہی تعلیم دی بلکہ فرداً فرداً اُن کی روحانی راہنمائی بھی فرمائی۔ مثال کے طور پر، یسوعؑ نے پطرسؑ سے فرمایا:

"میں نے تمہارے لیے دعا کی تاکہ تیرا ایمان قائم رہے۔ اور جب تو توبہ کرے تو اپنے بھائیوں کو سنبھال۔" لوقا، 22:32

رسولوں اور بزرگوں کی روحانی تربیت

پولس رسول کی تعلیمات اور خطوط Epistles روحانی مشورہ کے بہترین نمونے ہیں۔ انہوں نے افراد کو توبہ، دعا، تحمل، محبت اور روح القدس کی رہنمائی کے اصولوں سے آشنا کیا۔

"راہب، بزرگ اور چرچ کے رہنما خدا کے خادم ہیں، جو دوسروں کی روحانی زندگی کی حفاظت کرتے ہیں۔" عبرانیوں، 13:17

روحانی مشورہ کی روایت

مسیحی صوفیاء جیسے St. Ignatius of Loyola اور St. Teresa of Avila نے "Discernment of Spirits" اور "Spiritual Exercises" کے ذریعے روحانی رہنمائی کو نظام میں ڈھالا۔ آج بھی کیتھولک اور پروٹسٹنٹ مدارس میں تربیت یافتہ spiritual directors روحانی مشورہ دیتے ہیں۔

Ignatius of Loyola. Spiritual Exercises. Translated by Louis Puhl. Chicago:

Loyola Press, 1951.

اسلام میں دعانویسی اور کلماتِ برکت

اسلام میں دعا اور کلماتِ برکت محض زبانی اذکار نہیں بلکہ روح اور دل کی گہرائی سے نکلنے والے وہ الفاظ ہیں جو بندے کو رب کے قریب کرتے ہیں۔ دعا، ذکر، اور برکت کے کلمات قرآن و سنت کا مستقل موضوع ہیں۔ اسلام میں نہ صرف مسنون دعائیں محفوظ ہیں بلکہ اولیاء و صلحاء نے بھی روحانی احوال کے مطابق دعائیں مرتب کیں جنہیں "دعانویسی" کے طور پر محفوظ کیا گیا۔

قرآن میں کلماتِ برکت

﴿وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾

"اور کہو: اے میرے رب! مجھے علم میں اضافہ عطا فرما۔" سورۃ طٰہٰ، 20:114

﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾

"اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔" سورۃ الاِسراء، 17:24

سنت کی دعائیں کلماتِ برکت

نبی ﷺ سے ہزاروں دعائیں منقول ہیں جو مختلف مواقع، حالات اور ضروریات پر مشتمل ہیں:

"اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ"

"اے اللہ! ہمیں رجب و شعبان میں برکت دے، اور رمضان تک پہنچا دے۔" مسند احمد، حدیث 2346

"اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ"

"اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل فرما۔" جامع ترمذی، حدیث 329

تعویذ، وظائف، اور اذکار

اگرچہ دعانویسی کو بعض مکاتبِ فکر میں محتاط طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے، لیکن اکثریت اہلِ سنت و تصوف میں اس کی اجازت اور تاکید موجود ہے، بشرطِ شرعی حدود۔

مسیحیت میں دعانویسی اور کلماتِ برکت

مسیحیت میں دعا اور برکت کے کلمات روحانی زندگی کی بنیاد ہیں۔ مسیحی روایت میں "prayers of blessing", "intercessory prayers",اور "scripted prayers" مخصوص دعا کے متن کو نجات، رحمت اور روحانی تحفظ کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ بائبل میں موجود دعاؤں سے لے کر کلیسائی کتب اور سنتِ قدسیہ Sacred Tradition تک دعانویسی ایک منظّم فن کے طور پر موجود ہے۔

بائبل کی دعائیں

"خداوند میرا چرواہا ہے، مجھے کمی نہ ہوگی۔" زبور 23:1

"اَے باپ ہمارے جو آسمان پر ہے، تیرا نام پاک مانا جائے"... متی، 6:9–13

یہ "ربانی دعا The Lord's Prayer "مسیحیت کی سب سے جامع دعا ہے، جو ہر عبادت میں پڑھی جاتی ہے۔

کلیسائی دعائیں و کلماتِ برکت

کیتھولک اور آرتھوڈوکس چرچز میں "liturgical prayers" یا "scripted blessings" جیسے:

Hail Mary

Glory Be

Prayer to the Holy Spirit

Blessings for Home, Meal, Journey

یہ دعائیں کلیسیا کی عبادات، دعائیہ کتب اور سنت کے ذریعے صدیوں سے محفوظ ہیں۔

دعانویسی اور روحانی کتب

St. Augustine، St. Francis of Assisi، اور St. Teresa of Avila جیسے بزرگوں نے ذاتی دعاؤں اور مناجات کو قلمبند کیا جنہیں آج بھی "spiritual classics" مانا جاتا ہے۔

"Lord, make me an instrument of your peace..."

دعا از St. Francis of Assisi

کلماتِ برکت کا اطلاق

چرچ میں مخصوص برکتیں benedictions ادا کی جاتی ہیں، جیسے:

Aaronic Blessing: "The Lord bless you and keep you..." گنتی 6:24–26

Final Blessing in Mass: "Go in peace, and may God be with you."

The Holy Bible. Numbers 6:24–26 ESV.

Roman Catholic Church. Roman Missal. Vatican, 2010.

اسلام میں تعویذ، حرز اور محافظ اشیاء

اسلامی روایت میں "تعویذ"، "حرز" اور "محافظ اشیاء Protective Items " کے متعلق دو بنیادی نقطہ ہائے نظر پائے جاتے ہیں: ایک طبقہ انہیں جائز اور مؤثر سمجھتا ہے بشرطیکہ ان میں قرآن، دعائیں یا مسنون اذکار ہوں، جبکہ دوسرا گروہ انہیں توکل علی اللہ کے منافی سمجھتا ہے، خاص طور پر جب ان میں غیر شرعی علامات یا غیر معلوم الفاظ شامل ہوں۔

روحانی حفاظت کے لیے قرآنِ کریم، اسماء حسنیٰ، مسنون دعائیں اور بعض صحابہ و صوفیہ کی عملی روایات کے مطابق تعویذات کا استعمال ہوا ہے۔

قرآن میں روحانی حفاظت

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾

"اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔" سورۃ الاِسراء، 17:82

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ... قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

"کہو میں فلق کے رب کی پناہ میں آتا ہوں... میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں"...سورۃ الفلق، 113:1؛ سورۃ الناس، 114:1

نبی ﷺ اور تعویذ کا استعمال

نبی کریم ﷺ نے بعض مواقع پر تعویذ کی ممانعت فرمائی جب وہ شرکیہ یا غیر مفہوم الفاظ پر مشتمل ہوں، لیکن بعض صحابہ واہلِ بیت سے قرآن پر مشتمل حرز استعمال کرنا بھی مروی ہے۔

"إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ"

"بیشک جھاڑ پھونک، تعویذ اور محبت کے جادو شرک ہیں۔" مسند احمد، حدیث 3604

تاہم امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ اگر تعویذ میں صرف قرآن ہو تو وہ جائز ہے۔ ابن تیمیہ و ابن قیم بھی اس موقف کے قریب ہیں

Ahmad ibn Hanbal. Musnad Ahmad, Hadith 3604.

Ibn Qayyim al-Jawziyyah. Zad al-Maʿad. Beirut: Muʾassasah al-Risalah, 1998.

صحابہ وتابعین کا عمل

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بعض بچوں کے گلے میں قرآن کی آیات کے حرز لٹکائے۔ ابن ابی شیبہ امام ابن تیمیہ اور ابن قیمؒ نے واضح کیا کہ غیر شرکیہ اور قرآن پر مشتمل حرز شرعی حدود میں جائز ہو سکتا ہے، بشرطیکہ اسے اصل مؤثر نہ سمجھا جائے بلکہ ذریعہ تصور کیا جائے۔

مسیحیت میں تعویذ، حرز اور محافظ اشیاء

مسیحی روایت میں تعویذ amulets، صلیب، بابرکت پانی Holy Water، مقدس تسبیح Rosary، اور بعض کلماتِ برکت یا علامات کو "Sacramentals" کہا جاتا ہے۔ یہ اشیاء فی نفسہٖ طاقت کا ذریعہ نہیں بلکہ خدا کے فضل کا وسیلہ سمجھی جاتی ہیں۔ تاہم کلیسائی اجازت اور ایمان کی بنیاد پر ان کا استعمال مخصوص صورتوں میں کیا جاتا ہے۔

بائبل میں علامتی اشیاء کی بنیاد

"اور تُو ان کو ایک نشان کے طور پر اپنے ہاتھ پر باندھنا، اور وہ تیرے ماتھے پر جھومر کی طرح ہوں"...استثناء، 6:8

یہ آیت اہلِ کتاب میں علامتی اشیاء کے استعمال کی بنیاد فراہم کرتی ہے، جیسا کہ عبرانی فلیکٹریز Phylacteries۔

صلیب، صلیبی تعویذ اور میڈلز

صلیب Crucifix: عیسائی گردن یا مکان میں صلیب رکھ کر روحانی تحفظ کے اظہار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

Saint Medals: جیسے St. Benedict Medal، جو برکت اور شیطانی وساوس سے بچاؤ کے لیے پہنی جاتی ہے۔

Scapulars: خاص کر Carmelite scapular، جو Marian devotion کی علامت ہے۔

"The medal is not magic, but a visible sign of invisible grace." Catechism of the Catholic Church

کیتھولک کلیسا کی موقف

Catechism میں واضح ہے کہ sacramentals نہ تو جادو ہیں نہ خودکار طاقتیں بلکہ وہ "prayerful dispositions" کا ذریعہ ہیں:

"Sacramentals derive from the baptismal priesthood... they prepare men to receive the fruit of the sacraments." Catechism §1667–1670

Catholic Church. Catechism of the Catholic Church. Vatican: Libreria Editrice Vaticana, 1993.

Blessed Objects کی برکات

Holy Water: عبادت سے پہلے یا حفاظت کے لیے چھڑکنے کی روایت۔

Rosary: ورد اور تسبیح، شیطانی وسوسوں اور خوف کے خلاف محافظ سمجھی جاتی ہے۔

Anointing Oil: خاص طور پر "anointing of the sick" کے موقع پر۔

نتائج بحث

اس تقابلی و تحقیقی مطالعے کے اختتام پر یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ مسیحیت اور اسلام، دونوں مذاہب اپنی بنیادی تعلیمات اور روحانی مقاصد کے اعتبار سے انسان کی باطنی اصلاح، قلبی سکون اور خدا سے قربت کو نہایت اہمیت دیتے ہیں۔ اگرچہ دونوں مذاہب کے عقائد، الٰہیات اور بعض عملی طریقوں میں واضح فرق پایا جاتا ہے، تاہم ان کے روحانی عملیات میں ایک قابلِ ذکر مماثلت اور ہم آہنگی موجود ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ انسان کی روحانی ضروریات عالمگیر اور مشترک ہیں۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ دعا، روزہ، صدقہ و خیرات، اور شفا بخش اذکار جیسے اعمال دونوں مذاہب میں نہ صرف عبادت کے بنیادی ستون ہیں بلکہ انسان کی اخلاقی تربیت اور روحانی بالیدگی کے لیے بھی ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ یہ عملیات فرد کو خود احتسابی، صبر، قربانی، اور دوسروں کے ساتھ ہمدردی جیسے اعلیٰ اوصاف کی طرف مائل کرتے ہیں۔ اس طرح یہ اعمال صرف مذہبی رسومات نہیں بلکہ ایک مکمل اخلاقی و روحانی نظام کا حصہ ہیں جو فرد اور معاشرے دونوں کی اصلاح کا ذریعہ بنتا ہے۔ مزید برآں، دونوں مذاہب میں روحانی بیماریوں اور غیر مرئی اثرات سے تحفظ کے لیے مخصوص دعاؤں اور اذکار کا تصور پایا جاتا ہے، جو انسان کی اس فطری کمزوری کی عکاسی کرتا ہے کہ وہ مشکلات اور مصائب کے وقت کسی اعلیٰ طاقت کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اسلام میں رقیہ شرعیہ اور مسیحیت میں ایکسورزم جیسے طریقے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ دونوں مذاہب روحانی علاج اور تحفظ کے لیے دعا اور الٰہی مدد کو بنیادی حیثیت دیتے ہیں۔ اسی طرح مقدس اشیاء جیسے آبِ زمزم، مسنون دم، مقدس پانی یا تیل کا استعمال بھی روحانی شفا کے تصور کو مزید واضح کرتا ہے۔ تاہم، اس مطالعے کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ ان مماثلتوں کے باوجود دونوں مذاہب کے عملیات کی بنیاد اور ان کی تعبیرات مختلف عقائد اور الٰہیاتی اصولوں پر قائم ہیں۔ اسلام میں تمام اعمال کی بنیاد توحید اور سنتِ نبوی

ﷺ پر ہے، جبکہ مسیحیت میں یہ اعمال مسیحی عقائد اور کلیسائی روایات سے وابستہ ہیں۔ لہٰذا، ان عملیات کا تقابلی مطالعہ کرتے وقت ان کے پس منظر اور مذہبی بنیادوں کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے تاکہ علمی توازن برقرار رکھا جا سکے۔ مزید یہ کہ اس تحقیق سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مشترک عملیات بین المذاہب ہم آہنگی اور مکالمے کے فروغ میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ جب مختلف مذاہب کے ماننے والے ان مشترک اقدار اور اعمال کو سمجھتے ہیں تو ان کے درمیان باہمی احترام، رواداری اور تعاون کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس طرح یہ عملیات نہ صرف روحانی ترقی کا ذریعہ بنتے ہیں بلکہ ایک پرامن اور متوازن معاشرے کی تشکیل میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ آخر میں، یہ کہا جا سکتا ہے کہ مسیحیت اور اسلام میں مشترک عملیات کا مطالعہ انسانی روحانیت کی ایک مشترکہ بنیاد کو اجاگر کرتا ہے، جو مختلف ثقافتوں اور مذاہب میں مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ تاہم، اس میدان میں مزید گہرے اور تنقیدی تحقیقی کام کی ضرورت ہے تاکہ ان عملیات کے مختلف پہلوؤں کو بہتر انداز میں سمجھا جا سکے اور ایک متوازن، علمی اور حقیقت پسندانہ فہم کو فروغ دیا جا سکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

1. ابن کثیر، حافظ ابو الفداء عماد الدین۔ تفسیر ابن کثیر۔ لاہور: اسلامی اکادمی، ص120–125۔
2. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ۔ جامع ترمذی۔ لاہور: مکتبہ العلم، حدیث نمبر43، ص75–76۔
3. ابو داؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی۔ سنن ابی داؤد۔ لاہور: مکتبہ قدوسیہ، ص210–214۔
4. اجماع اناجیل اربعہ۔ پاکستان بائبل سوسائٹی و کیتھولک بائبل کمیشن پاکستان، ص10–15۔
5. راغب اصفہانی۔ مفردات القرآن۔ لاہور: نعمانی کتب خانہ، ص55–58۔
6. Ayub, Shahzada Imran, Saad Jaffar, and Asia Mukhtar. "ENGLISH-CHALLENGES CONFRONTED BY CONTEMPORARY MUSLIM WORLD AND THEIR SOLUTION IN THE LIGHT OF SEERAH." The Scholar Islamic Academic Research Journal 6, no. 1 (2020): 379-409.
7. نعیم اصفہانی۔ مفردات القرآن۔ کراچی: دار الاشاعت، ص60–63۔
8. الامثال (کتاب امثال)۔ پاکستان بائبل سوسائٹی، ص25–28۔
9. انتھونی اعجاز لیموایل۔ پاکستان بائبل سوسائٹی، ص33–36۔
10. برکت اللہ، ایم اے۔ قدامت واصلیت اناجیل اربعہ۔ لاہور: مسیحی اشاعت خانہ، ص90–95۔
11. ایوب (کتاب ایوب)۔ پاکستان بائبل سوسائٹی، ص40–45۔
12. Jaffar, Dr Saad, Dr Muhammad Waseem Mukhtar, Dr Shazia Sajid, Dr Nasir Ali Khan, Dr Faiza Butt, and Waqar Ahmed. "The Islamic And Western Concepts Of Human Rights: Strategic Implications, Differences And Implementations." Migration Letters 21 (2024): 1658-70.
13. بخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح بخاری۔ لاہور: مکتبہ قدوسیہ، ص100–105۔

14. بغوی، حسین بن مسعود۔ معالم التنزیل۔ بیروت: دار الکتب، ص150–155۔

15. بغوی، حسین بن مسعود۔ مصابیح السنہ۔ لاہور: نعمانی کتب خانہ، ص70–73۔

16. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین۔ شعب الایمان۔ کراچی: دار الاشاعت، ص130–135۔

17. ایف۔ ایس۔ خیر اللہ۔ کلید الکتاب۔ لاہور: مسیحی اشاعت خانہ، ص20–24۔

18. تبریزی، محمد بن عبد اللہ۔ مشکوۃ المصابیح۔ لاہور: مکتبہ محمدیہ، ص110–115۔

19. تثنیہ شرع (استثنا)۔ پاکستان بائبل سوسائٹی، ص5–10۔

20. Jaffar, Saad, Muhammad Ibrahim, Faizan Hassan Javed, and Sonam Shahbaz. "An Overview Of Talmud Babylonian And Yerushalmi And Their Styles Of Interpretation And Legal Opinion About Oral Tradition." Webology 19, no. 2.(2022)

21. جصاص، ابو بکر۔ احکام القرآن۔ لاہور: مکتبہ قدوسیہ، ص95–100۔

22. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری۔ المستدرک علی الصحیحین۔ ادارہ پیغام القرآن، ص200–205۔

23. حمیدی۔ مسند الحمیدی۔ لاہور: نعمانی کتب خانہ، ص60–64۔

24. رومیوں (Romans)۔ پاکستان بائبل سوسائٹی، ص12–15۔

25. زکریاہ۔ پاکستان بائبل سوسائٹی، ص18–21۔

26. سعدی، شیخ مصلح الدین۔ گلستان سعدی۔ لاہور: مکتبہ دانیال، ص80–85۔

27. سیوطی، جلال الدین۔ الاتقان فی علوم القرآن۔ لاہور: مکتبہ العلم، ص140–145۔

28. فیروز اللغات۔ لاہور: نعمانی کتب خانہ، ص300–305۔

29. قدامت و اصلیت اناجیل اربعہ۔ لاہور: پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی، 1960ء، ص50–55۔

30. کیرانوی، رحمت اللہ۔ اعجاز عیسوی۔ لاہور: نعمانی کتب خانہ، ص95–100۔

31. کیرانوی، رحمت اللہ۔ بائبل سے قرآن تک۔ لاہور: نعمانی کتب خانہ، ص110–115۔

32. لوقا (انجیل لوقا)۔ پاکستان بائبل سوسائٹی، ص22–25۔

33. متی (انجیل متی)۔ پاکستان بائبل سوسائٹی، ص30–33۔

34. مرقس (انجیل مرقس)۔ پاکستان بائبل سوسائٹی، ص35–38۔

35. مسلم بن الحجاج۔ صحیح مسلم۔ لاہور: نعمانی کتب خانہ، ص120–125۔

36. مودودی، سید ابو الاعلیٰ۔ الجہاد فی الاسلام۔ لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 1978ء، ص60–65۔

37. ندوی، سید سلیمان۔ خطبات مدارس۔ مکتبہ ربانیہ، ص40–45۔

38. نسائی، ابو عبد الرحمان احمد بن شعیب۔ سنن نسائی۔ مکتبہ محمدیہ، ص90–95۔

39. نعمانی، مولانا محمد منظور۔ معارف الحدیث۔ کراچی: دار الاشاعت، ص150–155۔

40. ہمفر دیکیتھولک۔ سوالات السوال۔ لندن، 1843ء، ص10–14۔

41. یحییٰ بن زید الفراء۔ معانی القرآن۔ لاہور: مکتبہ نعمانیہ، ص70–75۔

42. یسعیاہ۔ پاکستان بائبل سوسائٹی، ص26–30۔

43. یوحنا (انجیل یوحنا)۔ پاکستان بائبل سوسائٹی، ص40–45۔